عبدالرحمٰن باباؒ

پیدائش: ۱۶۵۳ء

وفات: ۱۷۱۱ء

سترھویں صدی پشتو زبان وادب کا دورِ زرّیں تھا۔ اس عرصے میں پشتو زبان وادب کے بے شمار مستند اور معتبر شاعر و ادیب گزرے ہیں۔ جن میں خوشحال خان خٹک، عبدالحمید مومند، عبدالقادر خٹک، اشرف خان ہجری اور معزاللہ مومند کے ساتھ ساتھ عبدالرحمٰن باباؒ قابلِ ذکر ہیں۔

عبدالرحمٰن باباؒ نے ساری زندگی اپنے آبائی گاؤں (بہادر کلے) ہزارخوانی پشاور میں گزاری۔ اُن کی شاعری پر فطرت اور حقیقت کا رنگ غالب ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ ہر دور اور ہر زمانے کے شاعر ہیں۔ اُن کے اشعار میں ماضی کی تاریخ، حال کا تذکرہ اور مستقبل کا پیغام جھلکتا ہے۔ اُن کا دیوان اگرچہ مختصر ہے لیکن علم وادب کے لحاظ سے جامع اور مکمل ہے۔ پختون فطرت کی ترجمانی جس طرح عبدالرحمٰن باباؒ نے کی ہے کسی اور شاعر نے نہیں کی۔ اسی لیے جو مقبولیت اُن کو حاصل ہے، کسی دوسرے شاعر کو نصیب نہیں ہوئی۔ اُن کے اشعار نہ صرف عشقِ حقیقی اور تصوف کے آئینہ دار ہیں، بلکہ ابدی زندگی میں کامیابی کے لیے پند نامہ بھی ہیں۔ قرآن واحادیث کی تشریح وتوضیح اُن کی شاعری کا خاصہ ہے۔ اُن کی شاعرانہ عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اُن کے دیوان کے تراجم دنیا کی مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں اور لوگ اُن کی تعلیمات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اُن کی شاعری کے موضوعات محنت کی عظمت، رزقِ حلال، اسلامی اصول، علم کی اہمیت وافادیت اور دنیا کی بے ثباتی جیسے حقائق پر مبنی ہیں۔

مجموعۂ کلام: دیوان عبدالرحمٰن بابا۔

اخلاص

ہم دوشِ ثُریا ہے مقامِ اخلاص
جو ملتا ہے، ملتا ہے غلامِ اخلاص

گو فرش سے تا عرش سفر ہے دشوار
طے کرتی ہے بہ یک جُنبش گامِ اخلاص

فانی ہے ہراک چیز، ہر اک رَسم و رواج
باقی ہے، مگر ایک دوامِ اخلاص

اسلام ہے پابندیِ اخلاص کا نام
اور نام ہے اسلام کا نامِ اخلاص

صَیّاد کو ممکن ہے ہما ہاتھ لگے
پھیلائے محبت سے جو دامِ اخلاص